بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

قصۂ علمِ فقہ ، القاعدہ ، اور قاعدہ خوانوں کا

فقہ کی ابتداء قاعدہ سے ہوتی ہے اس لئے کہ اس کے اصل مآخذ قرآنِ کریم، سنتِ نبوی، اجماع اور قیاس ہیں مگر ماخذِ رئیسی اوز اصل الاصول قرآنِ کریم ہے۔ قرآنِ کریم کی تفہیم کے لئے اس کی تعلیم ضروری ہے اور تعلیم القرآن کا نقطۂ آغاز "قاعدہ" ہے.......... کوئی بھی شخص خواہ وہ عربی ہو یا عجمی افریقی ہو یا یوروپی جب وہ قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کرنا چاہے گا تو اسے "قاعدہ" کا ابتدائی زینہ طے کرکے ہی تعلیمِ قرآن کی منزل تک رسائی حاصل ہو سکے گی۔ یہ نا ممکن ہے کہ کوئی شخص قرآنِ کریم جیسی وہ لازوال کتاب جسے ام الکتاب کا درجہ حاصل ہے اور جو تمام علوم کی جامع ہے وہ تو "قاعدہ" پڑھے بغیر ہی پڑھنا سیکھ لے جبکہ کسی عام سے علم و فن کے لئے اس کی الفابیٹ اور اس کے ابتدائی قاعدے سیکھنا لازمی ہوں.......... گزشتہ دنوں ہمارے ایک مقتدر مہربان کو "القاعدہ" کے خلاف آپریشن کی مستی میں ایک خرمستی سوجھی اور انہوں نے بڑے طمطراق سے اعلان کیا کہ وہ اقتدار قاعدہ خوانوں کے سپرد نہیں کر سکتے.............. انسان جب مدہوشی یا مستی میں بولتا ہے تو اسی قسم کے فکر و دانش سے عاری فی البدیہہ ڈائیلاگ بولتا ہے اور جب ہوش میں آتا ہے تو اس وقت تک اس کے ڈائیلاگ اپنا اثر دکھا چکے ہوتے ہیں اور پھر اس 'بے چارے' کو ہاتھ ملنے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ ایسے بے چارے دنیا والوں نے ہر دور اور ہر زمانے میں پائے اور دیکھے ہیں۔ بھلا ان بے چاروں سے کوئی پوچھے کہ قاعدہ خوانوں سے ایسی ہی نفرت و عداوت ہے تو انہیں ملک کے مقتدر آئینی اداروں میں کیوں بٹھا رکھا ہے۔ ملک کے ایک اہم مقتدر آئینی ادارہ اسلامی نظریاتی کونسل کے تمام اراکین قاعدہ خواں ہیں، عام اور شرعی عدالتوں کے تمام جج قاعدہ خواں، یونیورسٹیوں کے اساتذہ قاعدہ خواں، کالجوں اور اسکولوں کے تمام ٹیچرز قاعدہ خواں، ان اسکولوں کالجوں اور جامعات سے قاعدہ و قواعد پڑھ سیکھ کر نکلنے والے با قاعدہ گریجوایٹ سب کے سب قاعدہ خواں، انہی گریجوایٹس میں سے سول اور فوجی اداروں میں جانے والے قاعدہ خواں، مدنی اور فوجی

☆ قال الامام الشافعی رحمہ اللہ تعالی : امن الناس علیّ فی الفقہ محمد بن حسن ☆

اداروں کے افسران قاعدہ خواں، خود موصوف کے پہلو میں بیٹھا وزیرِ مذہبی امور قاعدہ خواں اور حد تو یہ کہ فوج ایسے لبرل ادارہ کے اعلیٰ عہدیداران و جرنیل قاعدہ خواں، بلکہ خود چیف ایگزیکٹو اور صدر مملکت قاعدہ خواں ہیں، تو اب اقتدار قاعدہ خوانوں کے سپرد نہ کرنے کی بات تو از خود بودی ہوگئی کہ وہ تو پہلے ہی قاعدہ خوانوں کے قبضہ و تسلط میں ہے .... ہاں اگر یہ مقتدر شخصیت مذکورہ بالا قاعدہ خوانوں کی ستائی ہوئی اور ستم رسیدہ ہے اور اس بناء پر قاعدہ خوانوں سے الرجک ہے اور اس نے ان قاعدہ خوانوں کے لچھن دیکھ کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ آئیندہ ایسے کسی قاعدہ خوان کو ایوانِ اقتدار میں داخل نہیں ہونے دے گی تو پھر اس کا مطلب شاید ہوتا ہے کہ سن ۲۰۰۲ء کے موعودہ انتخابات کے لئے امیدواروں کی شرطِ نامزدگی یہ ہوگی کہ امیدوار کسی صورت قاعدہ خواں نہ ہوں .... تاکہ اقتدار ان لوگوں کو ملے جو ازولادت تاوزارت کبھی قاعدہ خواں نہ رہے ہوں............. ہمارے ملک کے لئے مقتدرہ کی یہ ایک نئی صورت ہوگی بہر کیف صاحبانِ اقتدار سے کوئی بعید نہیں وہ جو چاہیں سو کریں، ان کے مزاج میں آئے تو وہ سقّوں کو اقتدار بخش کر چام کے سکے جاری کروادیں۔ اور اقتدار کے تمام قاعدوں ضابطوں کو بس ایک ہی قاعدہ کا پابند بنا دیں کہ آئیندہ اقتدار میں کسی قاعدہ خواں کو قدم رکھنے کی اجازت نہ ہوگی اور پارلیمنٹ کی لوح جبیں پر یہ شعر کندہ کرادیں :

ؔ قاعدہ خوانوں کو یاں گھسنے نہ دینا
کہ ناحق خون بے قاعدوں کا ہوگا

مگر اس کام کے لئے بھی انہیں ایک قاعدہ تو وضع کرنا ہی پڑے گا اور پھر جو اس قاعدہ کو پڑھے گا وہ ضرور قاعدہ خواں ہوگا۔

ہمارا خیال ہے کہ قاعدہ خوانوں سے چھٹکارا نہ زندگی میں ہے نہ مرنے کے بعد، اخبارات میں ہمارے وزیرِ داخلہ جناب معین الدین حیدر کے بھائی جناب احتشام الدین کے ناگہانی قتل کی خبر شہ سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئی اور اگلے روز ان کے گھر پر فاتحہ خوانی کرتے ہوئے جن لوگوں کی تصویر اخبارات میں چھپی ان میں بہت سے لوگ اپنی ڈاڑھیوں اور شکلوں سے ہو بہو "القاعدہ" والے لگتے تھے جنہیں ہاتھوں میں قاعدے سپارے لئے دکھایا گیا۔ اللہ اعلم وہ قاعدہ خوانی کر رہے

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں : فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے

تھے یا باقاعدہ قرآن خوانی۔ بہر کیف تادمِ تحریر حکومت یہ سراغ نہیں لگا سکی تھی کہ قاتل کا تعلق القاعدہ سے ہے یا کسی قاعدہ خواں نے یہ جرمِ جفا کیا ہے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق مقتول کے ورثاء کا کہنا ہے کہ یہ دہشت گردی کا واقعہ ہے اور کسی قاعدہ خواں کا کام نہیں ہو سکتا کیونکہ معین الدین حیدر کے آباء واجداد خود مذہبی لوگ ہیں اور بزرگوں کے گرویدہ رہے ہیں ان کے والدین نے ان کا نام بھی خواجہ ہندالولی کے نام پر معین الدین رکھا تھا.............. سنتے ہیں کہ خواجہ معین الدین اجمیری چشتی رحمۃ اللہ علیہ بڑے بڑے ہندوستانی قاعدہ خوانوں کے بڑے پیر اور استاذ گزرے ہیں؟ شاید معین الدین حیدر کو کسی نے یہ بات نہیں بتائی ورنہ وہ اپنے خاندانی بزرگوں کے احترام ہی میں قاعدہ خوانوں کا نام ذرا ادب واحترام سے لے لیا کرتے، اور بلا ضرورت بیان بازی سے گریز کرتے۔ شنید ہے کہ انہوں نے دل ہی دل میں توبہ کر کے یہ طے کر لیا ہے کہ آئندہ وہ احترامِ بزرگاں کے دائرہ سے باہر نہیں نکلیں گے مگر اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت..........اب تو ان کے مرحوم بھائی کی روح بھی عالمِ برزخ میں یہ پکار رہی ہو گی کہ

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ

ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

دعاء ہے اللہ تعالی ہمارے صاحبانِ اقتدار کو اس اندوہناک قتل کے بعد ہی کچھ فقہ (سمجھ بوجھ اور بصیرت) کے حصول کی توفیق عطا فرمادے تاکہ ملک سے قتل وغارت گری کا خاتمہ ہو کر امن کا راج قائم ہو سکے۔..................... جہاں تک اقتدار سے قاعدہ خوانوں کو دور رکھنے کی بات ہے تو جناب معین الدین حیدر یہ بات کیوں بھول رہے ہیں کہ یہ ملک فوج نے لڑ کر فتح نہیں کیا تھا بلکہ قاعدہ خوانوں نے قربانیاں دیکر بنایا اور حاصل کیا تھا ہاں البتہ فوجی جرنیلوں کو ہتھیار ڈال کر آدھا گنوانے کا کریڈٹ ضرور جاتا ہے .... یاد رکھئے کہ اقتدار ان قاعدہ خوانوں کا موروثی حق ہے جو انہیں مسلمان ہونے کے ناطے اس عظیم ہستی سے وراثت میں ملا ہے جو قاعدہ خوانوں اور بوریہ نشینوں کی امام ہے۔ یہ درویش تو اقتدار سے خود کو از خود دور رکھے ہوئے ہیں اور ان کے ایثار واعراض کے صدقہ میں آپ برسرِ اقتدار ہیں ورنہ اگر یہ اقتدار چھیننے پر آگئے تو پھر نہ کوئی بوجہل و ولید بن مغیرہ ان کا راستہ روک سکے گا اور نہ کوئی قیصر و کسری۔

(۲۶۔دسمبر ۲۰۰۱ء)

کیا آپ کو معلوم ہے کہ: ☆ قانونِ شریعت ہی کا دوسرا نام فقہِ اسلامی ہے ☆